روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 26 اپریل 2003ء 23 صفر 1424 ہجری - 26 شہادت 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 92

جذبات محبت

آنحضرت ﷺ نے سفروں کے دوران جہاں جہاں قیام کیا اور نمازیں پڑھیں - حضرت ابن عمرؓ التزام سے وہاں قیام کرتے اور نمازیں پڑھتے حتیٰ کہ حضور ﷺ کبھی ایک درخت کے نیچے ٹھہرے تھے حضرت ابن عمر ہمیشہ اس کا خیال رکھتے اور اسے پانی دیتے تاکہ وہ خشک نہ ہوجائے -

(اسد الغابہ جلد 3 ص 227)

امام کی طرف دیکھتے رہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:-

جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں - جن کے بغیر ان کے کام کبھی بھی صحیح طور پر نہیں چل سکتے ...... ان شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہئے - کہ وہ کیا کہتا ہے - اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہئے - اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہئے - جن کے نتائج ساری جماعت پر آ کر پڑتے ہوں - کیونکہ پھر امام کی ضرورت اور حاجت ہی نہیں رہے گی ...... امام کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے -

(الفضل 5 - جون 1937ء)

انٹرویو مدرسۃ الحفظ

امیدواران بیرون ربوہ

بیرون ربوہ کے تمام امیدواران کا انٹرویو مورخہ 29 /اپریل 2003ء بروز منگل صبح 6:30 بجے ہوگا - امیدواران کی فہرستیں مع وقت داخلہ ٹیسٹ نظارت تعلیم، ذار الضیافت اور مدرسۃ الحفظ میں لگا دی گئی ہیں - تمام بچوں اور والدین سے التماس ہے کہ اپنا نام اور ٹیسٹ کا وقت نوٹ کرلیں اور اس کے مطابق انٹرویو اور ٹیسٹ کیلئے مدرسۃ الحفظ پہنچ جائیں - اصل اسناد ہمراہ لائیں -

عارضی لسٹ

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ 30 /اپریل بروز بدھ 12:00 بجے دوپہر مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائیں گی - تدریس کا آغاز 3 مئی 2003ء بروز ہفتہ ہوگا -

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ)

ہمارے دل غمگین اور آنکھیں اشکبار ہیں لیکن ہم خدائی فرمان کے آگے سرتسلیم خم کرتے ہیں

اے جانے والے تیری روح پر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں اور برکتیں ہوں

اے آنے والے ہم ہر قربانی کیلئے تیار ہیں اور ہمیشہ دعاؤں سے تیری مدد کرتے رہیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب عام فرمودہ 23 - اپریل 2003ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے برطانیہ) کا متن

خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

مورخہ 23 /اپریل 2003ء کو نماز ظہر و عصر کے بعد عالمی بیعت سے پہلے حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا - آپ نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

حضرت مسیح موعود کی پیاری جماعت! آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخو!

ہمارے دل غمگین ہیں - آنکھیں اشکبار ہیں - ایک انتہائی پیار کرنے والی شخصیت ہم سے جدا ہو چکی ہے - لیکن ہم اس خدائی فرمان کے سامنے سرتسلیم خم کرتے ہیں - کہ کل من علیها فان -

جماعتی ترقی کے جو نظارے ہم نے خلافت رابعہ میں دیکھے - وہ کسی وضاحت کے محتاج نہیں - حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جانے والے کو الوداع کہنے اور آنے والے کا استقبال کرنے کا جو طریق ہمیں سمجھایا اس کے مطابق ہی آج میں یہاں کھڑے ہو کر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کو سامنے رکھتے ہوئے آج ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ

اے جانے والے! تو نے جس تیزی سے (-) دین کو دنیا پر غالب کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود کے مشن کو آگے بڑھایا - ہم ہمیشہ اس مشن کو آگے بڑھانے کیلئے ہر قسم کی قربانی دیتے رہیں گے - ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً تو نے اس کا حق ادا کر دیا تیری روح پر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں -

اور پھر اب **آنے والے کا استقبال** اس طرح کریں کہ ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم حضرت اقدس (-) کے امن اور سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کیلئے اور تمام دنیا کو آپ کے جھنڈے تلے جمع کرنے کیلئے اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کیلئے تیار رہیں گے - اور اس کیلئے ہمیشہ دعاؤں سے بھی تیری مدد کرتے رہیں گے -

یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی تائید و نصرت کے وہ نظارے جو جماعت کو ہمیشہ دکھاتا رہا - پہلے سے بڑھ کر دکھائے - ہماری نالائقیوں اور ناسپاسیوں کو معاف فرمائے ہماری پردہ پوشی فرمائے - محض اپنے فضل سے، محض اپنے فضل سے میری پردہ پوشی فرمائے - اپنی رحمت کا ہاتھ کبھی ہم سے نہ اٹھائے - کبھی ہم سے نہ اٹھائے، کبھی ہم سے نہ اٹھائے - آمین یا رب العالمین -

(اس کے بعد اب بیعت ہوگی اس کیلئے تیاری کرلیں - اس کے بعد نماز جنازہ ادا کی جائے گی)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دور خلافت سے قبل آپ کے حالات اور خدمات

(1)

مرتبہ ابن رشید

18 دسمبر **1928ء** حضرت مصلح موعود اور حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ کے ہاں آپ کی ولادت باسعادت۔

ابتدائی تربیت مقدس والدین اور بزرگ رفقائے مسیح موعود کے زیر سایہ ہوئی۔

5 مارچ **1944ء** آپ کی والدہ ماجدہ کی لاہور میں وفات۔ ان دنوں آپ میٹرک کا امتحان دے رہے تھے۔

1944ء آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی اور پھر پرائیویٹ طور پر بی اے کا امتحان پاس کیا۔

22 ستمبر **1947ء** تقسیم ہند کے بعد قادیان میں بھارتی پولیس نے آپ کی والدہ مرحومہ کے مکان کی تلاشی لی۔ آپ اس وقت قادیان میں ہی تھے امیر مقامی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے آپ کو لاہور بھجوانے کا فیصلہ فرمایا۔

7 نومبر **1949ء** حضرت مصلح موعود ربوہ میں مستقل رہائش کیلئے تشریف لائے آپ کے ہمراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب بھی تھے۔

7 دسمبر **1949ء** آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا۔

1953ء جامعہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔

5 اکتوبر **1954ء** لاہور میں آنے والے تباہ کن سیلاب کے موقع پر خدام الاحمدیہ کا ایک وفد قائد ربوہ مرزا طاہر احمد صاحب کی قیادت میں لاہور پہنچا۔ جنہوں نے لاہور کے خدام کے ساتھ مل کر 75 مکان نئے سرے سے تعمیر کئے۔ اہل لاہور اور پھر حضور نے اس وفد کی خدمات پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

7 نومبر **1954ء** حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خدام الاحمدیہ سے سبکدوش ہوئے۔ اس موقع پر ان کے اعزاز میں الوداعی پارٹی دی گئی۔ قائد مقامی حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے سپاسنامہ پیش کیا۔

اپریل **1955ء** حضرت مصلح موعود کے دوسرے سفر یورپ میں حضور کے ساتھ لندن گئے اور حضور کی واپسی پر مزید تعلیم کے لئے وہیں ٹھہر گئے۔

4 اپریل **1956ء** لندن مشن میں ڈاکٹر Fair Brain نے سائنس اور عیسائیت کے موضوع پر لیکچر دیا جس کے بعد علمی مذاکرہ ہوا۔ آپ نے بھی اس میں نمایاں حصہ لیا۔

26 فروری **1956ء** لندن میں احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک اجلاس میں آپ کی شرکت اور مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔

16 مئی **1956ء** آپ نے لندن سے حضرت مصلح موعود کے نام اپنے خط میں دعوت الی اللہ کی سرگرمیوں کی تفصیل بیان کی۔

6 اگست **1956ء** خلافت کے خلاف فتنہ کی مذمت کرتے ہوئے آپ نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں لندن سے اظہار وفاداری کا خط لکھا اور اس بارہ میں اپنی ایک رویا بھی درج کی۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 251)

1881ء کی مجالس علم و عرفان کی ایک جھلک

حضرت پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی کے قلم سے حضرت مسیح موعود کے اولین سفر لدھیانہ 1881ء کا ایمان افروز تذکرہ:۔

"حضرت صاحب تین روز لدھیانہ میں رہے زبانی وعظ و نصیحت فرماتے تھے شہر والے گروہ در گروہ آتے رہتے تھے۔ مجھے اس وقت کی حضور کی ایک تقریر کا اتنا خلاصہ یاد ہے کہ ایمان اور یقین لانے کا فائدہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ کچھ اخفاء بھی ہو۔ اگر معاملہ ایسا صاف اور روشن ہو جائے جیسا سورج نصف النہار کے وقت ہوتا ہے تو اس وقت ایمان لانے کا ثواب نہیں ہوتا اجر اس وقت تک ہے کہ یومنون بالغیب کے بموجب کچھ غیوبت بھی ہو اور ایمان لایا جاوے دوران قیام لدھیانہ میں ایک دعوت کے موقع پر کسی شخص نے حضرت اقدس سے سوال کیا کہ آپ بھی پیشگوئیاں فرماتے ہیں اور نجومی اور رمال بھی کرتے ہیں۔ ہمیں صداقت کا پتہ کس طرح لگے گا حضور نے .... جواب میں فرمایا کہ الٰہی نصرت نجومیوں اور رمالوں کے ساتھ نہیں ہوتی لیکن انبیاء علیہم السلام اور مامورین کو نصرت اور کامیابی ملتی ہے وہ اور ان کی جماعت روز بروز ترقی کرتی ہے اور دن بدن ان کا اقبال بڑھتا ہے۔"

(الحکم 7 تا 21 اکتوبر 1943ء صفحہ 3)

خداداری چہ غم داری

ایک صدی قبل کا واقعہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے ایک ارادت مند سید محمد شاہ صاحب قادیان دارالامان حاضر ہوئے اور برکات زیارت سے فیض یابی کے بعد اپنے آقا سے واپسی کی اجازت چاہی جس پر حضور نے ایک پر معارف مکتوب اپنے قلم مبارک سے رقم فرمایا جو ستائیس برس بعد ادارہ "الفضل" قادیان کو جناب مسعود احمد صاحب ساکن بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خان کے ذریعہ دستیاب ہوا۔ ادارہ نے اس مقدس تحریر کا عکس اخبار کی اشاعت 8 اپریل 1930ء صفحہ 6 پر شائع کر دیا۔ جس کا متن ہدیہ قارئین ہے:۔

"انسان جب سچے دل سے خدا کا ہو کر اس کی راہ اختیار کرتا ہے تو خود خدا تعالیٰ اس کو ہر یک بلا سے بچاتا ہے اور کوئی شریر اپنی شرارت سے اس کو نقصان نہیں پہونچا سکتا کیونکہ اس کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ سو چاہیئے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ ہی کو یاد رکھو اور اس کی پناہ ڈھونڈو اور نیکی اور راستبازی میں ترقی کرو اور اجازت ہے کہ اپنے گھر چلے جاؤ اور اس راہ کو جو سکھلایا گیا ہے فراموش مت کرو کہ زندگی دنیا کی ناپائدار اور موت در پیش ہے۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد یکم اپریل 1903ء اور میں انشاء اللہ دعا کروں گا فقط"

یہاں یہ وضاحت بے محل نہ ہوگی کہ اخبار "بدر" قادیان کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ 1903ء سے 1908ء تک اس نام کے تین بزرگ پنڈی چری (1903ء) وڈالہ سدھواں (1905ء) اور معین الدین پورہ ضلع گجرات (1908ء) سے حضرت اقدس کی بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے لیکن اخبار الحکم 24 دسمبر 1899ء صفحہ 7 پر نو مبائعین کی فہرست میں حضرت سید محمد شاہ صاحب مدرس مدرسہ ماچھی واڑہ ضلع لدھیانہ کا نام نامی بھی شائع شدہ ہے۔

قطع نظر اس کے کہ مذکورہ مکتوب کس کے نام ہے؟ اس کا لطیف اور جامع خلاصہ حضور کے ایک مصرعہ میں موجود ہے جو سینہ پہ سجانے اور دل میں بسانے کے لائق ہے یعنی ع

فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا

کشمیر سے پیدل قادیان آنے والے ایک غریب مگر فدائی بزرگ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی عینی شہادت ہے کہ:۔

"کشمیر سے ایک احمدی لمبے قد کا غریب احمدی نہایت اخلاص کے ساتھ اپنے گاؤں سے قادیان تک سارا راستہ پیدل چلتا ہوا آیا کرتا تھا اس کا نام غالباً اکل جُو تھا۔ وہ ایک دفعہ قادیان میں آیا ہوا تھا جب کہ حضرت مسیح موعود......... ایک صبح سیر پر جانے کے واسطے باہر تشریف لائے۔ چوک میں وہ کشمیری بھی کھڑا تھا جب اس نے حضرت صاحب کو دیکھا تو فرط محبت میں روتا ہوا آپ کے پاؤں پر سر رکھ دیا آپ نے جھک کر اسے اٹھایا اور فرمایا یہ ناجائز ہے انسان کو سجدہ نہیں کرنا چاہیئے"...... جب بھی کسی جگہ کے متعلق ذکر ہوتا کہ وہاں احمدیوں کی تعداد بہت کم ہے یا ایک ہی احمدی ہے اور حضرت مسیح موعود ....کی خدمت بابرکت میں عرض کی جاتی کہ وہاں وہ احمدی فوت ہو گیا تو اس کا کوئی جنازہ بھی نہ پڑھے گا.........تب حضرت فرمایا کرتے مومن کا جنازہ فرشتے پڑھا کرتے ہیں"

(ذکر حبیب صفحہ 206 از حضرت مفتی محمد صادق صاحب ناشر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان طبع اول دسمبر 1936ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جماعت احمدیہ کے بعض عربی رسائل

اور عرب دنیا پر ان کے حیرت انگیز اثرات

مکرم عبدالمومن طاہر صاحب سابق ایڈیٹر رسالہ التقوی لنڈن

قسط اول

''البشریٰ'' (کبابیر)

فلسطین

کبابیر، فلسطین سے شائع ہونے والے اس عربی مجلّہ کے بانی، دیار عربیہ میں خدمات بجالانے والے دوسرے مربی، خالد احمدیت، حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم تھے۔ اس رسالہ کو آپ نے شوال 1350 ھجری بمطابق مارچ 1932ء میں جاری فرمایا۔ شروع میں اس کا نام ''البشارۃ'' (یعنی خوشخبری) تھا مگر جنوری 1935ء میں یہ ''البشریٰ'' (یعنی بہت بڑی خوشخبری) کے نام سے شائع ہونے لگا۔

عام طور پر یہ رسالہ عربی زبان میں ہوتا ہے لیکن کبھی کبھی انگریزی زبان میں بھی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ یہ رسالہ زیادہ تر ان ممالک میں جاتا رہا ہے جہاں عربی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اب عموی مقامی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور بعض ہمسایہ ممالک میں بھی ارسال کیا جاتا ہے۔

دیار عربیہ میں جماعت کا یہ ترجمان مجلّہ خدا کے فضل سے 70 سال سے زائد عرصہ سے خدمت دین کی توفیق پا رہا ہے۔ چنانچہ کبھی تو یہ یہود کی طرف سے چلائے گئے زہرناک تیروں کے سامنے سینہ سپر رہا۔ کبھی بڑے بڑے پادریوں کے ساتھ ہونے والے تحریری مناظرات کے لئے میدان کارزار بنا رہا۔ کبھی بہائیوں کی خلاف دین سازشوں کو بے نقاب کرتا رہا۔ اور کبھی حضرت مسیح موعود کے دفاع میں نبرد آزما رہا۔ دین حق کی وہ اصل اور حسین شکل جو مسیح موعود نے اس دور میں دوبارہ پیش کی ہے اسے اس مجلّہ نے عربوں کے سامنے کچھ ایسے دلربا انداز میں پیش کیا کہ وہ انگشت بدنداں رہ گئے۔

اس رسالہ کے پہلے مدیر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم تھے۔ (اس دوران حضرت منیر الحصنی الشامی صاحب مرحوم آپ کی معاونت فرماتے رہے)۔ جن احباب کو اب تک ''البشریٰ'' کی ادارت کی سعادت ملی ہے ان کے اسماء گرامی مع عرصہ ادارت درج ذیل ہیں:

مولانا محمد سلیم صاحب مرحوم
(1937ء تا 1938ء)
مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم
(1938ء تا 1955ء)
مولانا جلال الدین صاحب قمر
(1956ء تا 1965ء)
مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر
(1966ء تا 1967ء)
مولانا بشیر الدین عبیداللہ صاحب مرحوم
(1968ء تا 1971ء)
مولانا محمد منور صاحب مرحوم
(1972ء تا 1973ء)
مولانا جلال الدین صاحب قمر
(1973ء تا 1977ء)
مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر
(1977ء تا 1981ء)
مکرم فلاح الدین عودہ صاحب
(1981ء تا 1991ء)
مولانا محمد حمید کوثر صاحب
(1991ء تا 1998ء)
مکرم موسیٰ اسعد عودہ صاحب
(1999ء تا 2000ء)
مکرم فلاح الدین عودہ صاحب
(2000ء تا 2001ء)

اور موجودہ مدیر مکرم ڈاکٹر ایمن فضل عودہ صاحب ہیں۔

اثر و نفوذ

ذیل میں بعض غیر از جماعت عرب شخصیات کی چند شہادتیں درج کی جاتی ہیں جن سے بخوبی پتہ لگتا ہے کہ یہ رسالہ عالم عرب میں کس قدر مقبول ہے اور اس نے خدا کے فضل سے کس قدر شاندار خدمت دین کی ہے۔

شرعی عدالت کے وکیل کا تبصرہ

یافا، فلسطین کے اخبار ''الصراط المستقیم'' کے مالک اور ایڈیٹر شیخ عبداللہ افندی القلقیلی نے رسالہ البشریٰ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:

''البشریٰ کا دوسرا شمارہ ایک نئی رائے لئے ہوئے سامنے آیا ہے کہ حقیقی عہد نامہ جدید تو قرآن کریم ہے نہ کہ انجیل جیسا کہ عیسائی خیال کرتے ہیں۔ نیز یہ کہ یوحنا نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی پیشگوئی کی تھی..........قوم نصاریٰ کے رد میں جناب جالندھری صاحب نے جو کچھ تحریر کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ تورات، انجیل اور دیگر صحف انبیاء کا بڑا گہرا علم رکھتے ہیں کیونکہ موصوف اپنے ہر دعوے کو اہل کتاب کی کتب سے ثابت کر کے دکھاتے ہیں۔ آپ کے دلائل نہایت پختہ اور واضح ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ موصوف کو خود خدا تعالیٰ نے عیسائی پادریوں کے مقابلے اور ان کے جھوٹ کا پول کھولنے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اگر آپ کو کچھ عرصہ مہلت ملی تو آپ لازماً ان لوگوں کو شکست سے دوچار کر دیں گے اور لازماً نصاریٰ میں سے بہتوں کو دین حق کی طرف ہدایت دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

(اخبار الصراط المستقیم 26 ربیع الاول 1354 شمارہ 847۔ بحوالہ ''البشریٰ'' فلسطین جون 1935ء جلد اول شمارہ 6)

روح القدس سے تائید یافتہ

شرق اردن سے جماعت اخوان المسلمین کے ایک ممبر نے ایڈیٹر البشریٰ کے نام اپنے 18 دسمبر 1936ء کے خط میں لکھا:

آپ کا موقر رسالہ اتفاقاً میرے ہاتھ لگا اور میں نے فوراً ہی اس کے سارے مضامین پڑھ ڈالے۔ اس میں شائع ہونے والی یہ تحقیقات آپ کی وسیع معلومات، پختہ ایمان اور مضبوط عقیدہ پر گواہ ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مجلّہ کے شائع کرنے کے پیچھے، خدا تعالیٰ سے گہرا اخلاص، نیک نیتی اور سچائی سے گہرا پیار کارفرما ہے۔ یوں لگتا ہے کہ وہ قلم جو اس مجلّہ کو تحریر کرتا ہے اور اس جماعت کے منکرین کے جواب دیتا ہے وہ روح القدس سے تائید یافتہ ہے۔

(''البشریٰ'' فلسطین دسمبر 1936ء جلد دوم شمارہ 12)

حق کے کامیاب دفاع پر مبارکباد

1970ء میں ایک یہودی اخبار میں سچائی کے خلاف ایک مضمون نشر ہوا۔ ''البشریٰ'' نے فوراً اس کا ایسا دندان شکن جواب دیا کہ غیر از جماعت احباب نے بھی دلی مبارکباد دی۔ اس ضمن میں موصول ہونے والے پیغامات میں سے ایک درج ذیل ہے۔

یہ خط عکا شہر کی مجلس اوقاف اسلامیہ کے سیکرٹری مکرم محمد حبیشی صاحب کی طرف سے تھا۔ انہوں نے لکھا کہ ہم آپ کے شکرگزار ہیں اور آپ کی پرزور تائید کرتے ہیں کہ آپ لوگ آگے بڑھے اور رسول انسانیت اور امن وسلامتی کے پیکر کے دفاع کا جھنڈا تھام لیا۔ ہم آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ 24 اپریل 1970ء کو اخبار ''یدیعوت احرونوت'' میں حضرت خاتم النبیین والمرسلین کے خلاف چھپنے والے افتراء کا آپ نے خوب ردّ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و مددگار ہو۔ آمین۔

(''البشریٰ'' فلسطین جلد 30 شمارہ 7,6)

''البشریٰ''، جامعہ احمدیہ ربوہ

پاکستان سے عربی زبان میں شائع ہونے والا یہ سہ ماہی رسالہ 1958ء سے شروع ہو کر 1973ء تک جاری رہا۔ اس کا پہلا شمارہ جولائی 1958ء میں نکلا۔ اس کے سب سے پہلے رئیس التحریر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم تھے۔ اس کے پہلے شمارہ کے پہلے صفحہ پر ''اھدافنا وغایاتنا'' کے عنوان سے اس رسالے کے اجراء کے مقاصد بیان کئے گئے ہیں۔ اس شمارے کے بیرونی ٹائٹل پیج پر ہمبرگ (جرمنی) اور ہیگ (ہالینڈ) کی احمدیہ بیوت الذکر کی تصاویر ہیں۔ یہ رسالہ نصرت آرٹ پریس ربوہ سے چھپا۔ مارچ 1959ء کے شمارے سے اہم تبدیلی یہ ہوئی کہ یہ رسالہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے زیر انتظام شائع ہونا شروع ہوا اور مکرم ومحترم ملک مبارک احمد صاحب مرحوم استاذ الجامعہ اس کے رئیس التحریر مقرر ہوئے۔

اس رسالہ کے طابع وناشر کے طور پر پہلے حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری مرحوم کا نام آتا ہے۔ ان کے بعد سید عبدالباسط صاحب اور ان کے بعد حمید احمد خالد صاحب ایم اے کا نام شائع ہوتا رہا ہے۔ رسالہ کے مساعد التحریر کے طور پر بشیر احمد اختر صاحب اور سجاد احمد صاحب کا نام بھی قابل ذکر ہے۔

اس رسالہ کے رئیس التحریر محترم ملک مبارک احمد صاحب مرحوم کا کم وبیش ہر رسالہ میں نمایاں حصہ ہوتا تھا۔ بعض شمارے جو خاص شمارے کہلا سکتے ہیں سارے کے سارے آپ کے ترجمہ کردہ مضامین پر مشتمل ہیں۔ مثلاً جلد 6 میں ایک شمارہ (39 صفحات) حضرت مسیح موعود کے اردو کتابچہ ''سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب'' کے ترجمہ پر مشتمل ہے۔ ایسا ہی جلد 8 کا ایک شمارہ (47 صفحات) ''ماھی الاحمدیہ'' فی الرد علی ماھی القادیانیہ۔ یہ ابوالحسن ندوی کے ایک کتابچہ کے رد پر مشتمل ہے۔ نیز ایک شمارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مضمون ''رحمۃ للعالمین ﷺ'' کا

عربی ترجمہ ہے۔

ایک اور اہم نام کے بغیر اس رسالہ کا تعارف نامکمل رہے گا۔ یہ رسالہ جامعہ احمدیہ کے زیرانتظام نکلتا تھا اور اس وقت کے جامعہ کے روح رواں ایک وجود باجود تھا اور وہ تھے اس وقت کے پرنسپل جامعہ احمدیہ حضرت سید میر داؤد احمد صاحب (ابن حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب)۔ ان کا نام نامی ''رئیس الادارۃ'' کے طور پر رسالہ کے ٹائیٹل پیج پر ہوتا تھا۔ جلد 9 عدد 35، 1973ء کے ٹائیٹل پیج پر آپ ہی کی تصویر شائع ہوئی تھی اور اندر پہلے صفحہ پر عنوان تھا۔

واسیداہ، کوکب دری ھوی من سماء الاحمدیۃ

(یعنی وائے افسوس، ! ایک سردار فوت ہوگیا۔ آسمان احمدیت کا ایک اور درخشندہ ستارہ ڈوب گیا۔)

مجلّہ، ''التقویٰ'' لندن

عرب دنیا میں دعوت الی اللہ کو وسیع اور تیز کرنے، عرب احمدی احباب سے رابطہ رکھنے، ان کی تربیتی اور علمی لٹریچر کی ضروریات پوری کرنے، اسی طرح عربی زبان میں تراجم، مزید لٹریچر کی تیاری، اور عربی زبان میں ایک رسالہ کے اجراء کے لئے جنوری 86ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے لندن میں ایک مرکزی عربک ڈیسک قائم فرمایا۔ پھر مئی 1988ء کو دعا کے ساتھ آپ نے اس عربی ماہانہ رسالہ کا اجراء فرمایا اور اس کا نام ''التقویٰ'' تجویز فرمایا۔ اس کا ایڈیٹوریل بورڈ بھی حضور نے مقرر فرمایا جو درج ذیل احباب پر مشتمل تھا: صفدر حسین عباسی صاحب (چیئرمین بورڈ)، عبدالمؤمن طاہر، نصیر احمد قمر صاحب، منیر احمد جاوید صاحب، عبدالماجد طاہر صاحب، حسن عودہ (رئیس التحریر)۔ مؤخر الذکر شخص کو حضور انور نے اس کی بعض حرکات کی بناء پر مارچ 1989ء میں معطل کر دیا تھا۔ بعدازاں وہ جلد ہی مرتد ہوگیا۔

بعد میں حضور انور نے حضرت الحاج محمد حلمی الشافعی صاحب مرحوم اور مکرم عبدالمجید عامر صاحب کے نام بھی اس فہرست میں شامل فرمائے۔

اس رسالہ کے اب تک ہونے والے مدیران اعلیٰ کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

حسن عودہ۔ (مئی 1988ء تا فروری 1989ء)

عبدالمؤمن طاہر (1989ء تا 1994ء)

الحاج محمد حلمی الشافعی صاحب (1994ء تا 1996ء)

ابوحمزہ التونسی (1996ء تا ، تاحال)

اس مجلّہ کا پہلا شمارہ مئی 1988ء میں شائع ہوا۔ اب تک اہم ترین شمارہ جماعت احمدیہ کے صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر شائع ہونے والا ''جوبلی نمبر'' ہے۔ اس میں جماعت کی صد سالہ تاریخ بڑے ٹھوس اور دلآویز مقالات اور خوبصورت تصاویر کے ساتھ ایک اچھوتے انداز میں محفوظ کر دی گئی ہے۔

مقبولیت ونفوذ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اس رسالہ میں بڑی برکت ڈالی۔ باوجود مشکلات کے یہ رسالہ عرب دنیا میں پہنچا۔ بہتوں کے شکوک وشبہات دور ہوئے اور کئی روحوں نے ہدایت پائی۔

یہ رسالہ دنیا بھر کے بڑے بڑے علماء، مفتیان، فقہا، مذہبی مفکرین، عرب حکمرانوں، بڑی بڑی لائبریریوں، یونیورسٹیوں اور تنظیموں کو بھجوایا جاتا رہا۔ بعد میں غیر عرب ممالک میں خصوصاً یورپ اور افریقہ وغیرہ میں رہنے والے عربوں اور عربی دان طبقہ کی طرف زیادہ توجہ دی گئی اور دلچسپی لینے والے نادار قارئین کو مفت دیا گیا۔ چنانچہ اس ارشاد پر عمل کیا گیا اور اس کے نہایت بابرکت پھل ملے۔ ان امور کی قدرے تفصیل قارئین ہی کے خطوط اور بیانات کی روشنی میں پیش ہے۔

اہل صحافت کے تبصرے

ناروے میں مقیم ایک غیر از جماعت عرب صحافی ڈاکٹر احمد ابومطر لکھتے ہیں:۔

''اگست 1995ء کے شمارہ میں ''نصوص اسلامیہ مقدسہ'' کے زیرعنوان مضمون پر میں آپ لوگوں کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔ واقعی آپ نے صحیح دینی موقف پیش کیا ہے۔۔ آج بہت سے لوگ دین کے نام پر کئی قسم کی ہلاکت خیز حرکتیں کر رہے ہیں خصوصاً جو آزادیٔ فکر واجتہاد پر پابندی لگاتے ہیں۔ یہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا سب سے بہترین عطیہ عقل انسانی ہے''

لبنان کے ایک صحافی محمود رمضان صاحب لکھتے ہیں:۔

''میں لبنانی ہوں اور جنیوا میں مقیم ہوں۔ مجھے دینی مسائل کے بارہ میں بہت دلچسپی ہے مگر مجھے دینی لٹریچر میں بہت سے رخنے اور تضادات نظر آتے ہیں۔ ان تضادات کو سلجھانے کے لئے میں نے بہت مطالعہ اور سوچ بچار کی مگر ناکام رہا۔ خوش قسمتی سے ایک پاکستانی احمدی نوجوان سے ملاقات ہوئی اور اس سے گفتگو کے ذریعے مجھے احساس ہوا کہ اس شخص کے پاس قرآن کریم کی مشکل آیات کی ایسی تفسیر ہے جو نہایت معقول ہے۔ اس تفسیر سے قرآنی آیات میں بظاہر نظر آنے والا تضاد رفع ہو جاتا ہے اور کسی ایسی نامعقول تاویل کی ضرورت بھی باقی نہیں رہتی جو بعض علماء کرتے ہیں۔ یہ احمدی نوجوان عربی نہیں جانتا تھا مگر اس نے عربی لٹریچر بھجوانے کا وعدہ کیا۔ بعد ازاں وہ عربی رسالہ ''التقویٰ'' کے بعض شمارے لایا۔ مجھے اس رسالہ کا انداز بہت اچھا لگا ہے کیونکہ اس میں جدید سائنس کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے مسلک میں حسین تطابق نظر آتا ہے۔ براہ کرم مجھے مزید لٹریچر ارسال کریں شاید اللہ تعالیٰ میری صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائے۔

غانا سے ایک مجلّہ کے ایڈیٹر مکرم ابوبکری صاحب لکھتے ہیں:

''میری خوشی کی اس وقت کوئی انتہا نہ تھی جب آپ کی طرف سے یہ رسالہ ملا تھا۔ مگر اب آپ اسے بند کرنا چاہتے ہیں۔ اے میرے دینی بھائیو.......... مجھے اس رسالہ کی شدید ضرورت ہے کیونکہ اسی کے ذریعہ تو مجھے احمدیت کا تعارف ہوا تھا اور اس جماعت کی عظیم خدمات کا پتہ چلتا ہے۔ آپ اس طرح کریں کہ اس رسالہ کے تبادلہ میں آپ میرا رسالہ قبول فرمائیں مگر خدارا ''التقویٰ'' بھیجنا ہرگز بند نہ کریں''

لندن میں مقیم ایک بہت بڑے عرب سکالر، صحافی اور کئی کتب کے مصنف الشیخ حسین العالی لکھتے ہیں:

''التقویٰ'' میں چھپنے والے امام جماعت احمدیہ کے خلیج جنگ کے بارہ میں خطبات میں ان دنوں پڑھ رہا ہوں۔ براہ کرم سیاسی مسائل کے حل کے بارہ میں خلیفہ صاحب کے یہ سب خطبات مجھے ارسال کریں۔ کیونکہ مجھے ان خطبات سے اپنی تصنیفات کی تیاری میں بڑی مدد ملے گی۔

اہل دانش کے تبصرے

الجزائر سے ایک بہن نے لکھا:

''آپ کا مجلّہ ''التقویٰ'' ملا۔ میری خوشی کا آپ تصور نہیں کر سکتے۔ بہت حیران ہوئی کہ میرے ایسے بھائی ہیں جنہوں نے اس رسالہ کی افادیت کے پیش نظر اسے اپنی اپنی مسجد کی لائبریری میں رکھا ہے۔ میں بڑی ہی خوشی کے ساتھ آپ کو بتاتی ہوں کہ آپ جس طرح دین کے محاسن پیش کر رہے ہیں میں اس کی دن بدن قائل ہوتی جا رہی ہوں۔ گویا میں بھی آپ میں سے ایک ہوں۔ مجھے تو اسی گھر کی تلاش تھی۔

سری لنکا سے ایک عالم دین مکرم یحییٰ صاحب کس مؤمنانہ انکساری اور تواضع سے لکھتے ہیں:

''میں نے ہندوستان سے مولوی فاضل کیا ہے۔ مجھے احمدیت کا قبل ازیں کچھ زیادہ علم نہ تھا۔ اب مجھے پتہ چلا ہے کہ میں تو اس گدھے کی طرح تھا جس پر کتابیں لدی ہوں۔ الحمد للہ کہ اس نے مجھے بچا لیا اور میرا دل کھول دیا تا کہ حق اس میں داخل ہو۔ اور یہ اس طرح ہوا کہ کولمبو میں ''بیت الحمد'' کے امام صاحب نے ''التقویٰ'' رسالے کے بعض شمارے ارسال کئے۔

تونس سے محمد شریف صاحب لکھتے ہیں۔

''مجھے ''التقویٰ'' پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس میں تو ایسے تحقیقی مضامین ہیں جو رواداری کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس وقت ایسے ہی رسالوں کی شدید ضرورت ہے۔ اس کے جوبلی نمبر نے تو مجھے حیران کر دیا۔ تعجب ہے کہ ایسی جماعت سے اب تک ہم کیسے بے خبر رہے؟! ہمارے علماء نے تو آپ کی جماعت کے بارہ میں ہمیں اندھیرے میں رکھا ہوا ہے۔ براہ کرم ایسی نیک جماعت کے بارہ میں مزید معلومات والا لٹریچر دیں۔ اس جماعت نے تو واقعی اپنے تن من دھن اور اپنے علماء کو دنیا بھر میں دینی اقدار پھیلانے کے لئے وقف کر ڈالا ہے۔''

سڈنی آسٹریلیا سے ایک عرب دوست حسین حمید صاحب نے لکھا:

''مجلّہ ''التقویٰ'' میں ''موازنہ تفسیر القرآن'' کے موضوع کے تحت آپ نے نہایت مفید سلسلہ مضامین شروع کیا ہے۔ براہ کرم اسے مکمل کئے بغیر نہ چھوڑیں تا کہ لوگوں کو قرآن کی صحیح اور اس کے شایان شان تفسیر پتہ لگے۔ انہیں قرآن کے عظیم دلائل کی خبر ہو۔ لوگوں کی اکثریت قرآن کے معقول اور صحیح مفاہیم سے بے خبر ہے۔

مراکش سے محمد القاسمی صاحب لکھتے ہیں:

''میں نے فلسفہ میں ڈگری کی ہوئی ہے۔ میں اپنے آپ کو بڑا خوش قسمت تصور کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس رسالہ کے ذریعہ مجھے صراط مستقیم دکھائی۔ میں آپ سے یہ بات چھپا نہیں سکتا کہ میں مجلّہ میں چھپنے والی ہر چیز سے بے حد متاثر اور مسرور ہوتا ہوں۔ اس مجلّہ کا مطالعہ کر کے میں دوسروں کے سامنے سب کچھ بے کم وکاست پیش کر دیتا ہوں جس کی وجہ سے میں نوجوانوں کے حلقہ میں بڑا عالم سمجھا جانے لگا ہوں۔''

اردن سے ہمارے احمدی دوست عبدالرحمان محمد صاحب تحریر کرتے ہیں:

''میں نے رسالہ ''التقویٰ'' اپنی یونیورسٹی کے بعض دوستوں کو دکھایا تو انہیں بہت ہی اچھا لگا۔ بعض نے مزید کا مطالبہ کیا ہے۔ جماعت کے پیش کردہ افکار پڑھ کر یہ لوگ کہتے ہیں کہ واقعی یہ ایسے انقلابی افکار وخیالات ہیں جو سابقہ غلط افکار یعنی اسرائیلیات کا قلع قمع کر دیتے ہیں۔ آپ لوگوں کو مبارک ہو۔''

درسگاہوں کے نصاب میں

افریقہ کے کئی عربی مدارس اور اسلامی مراکز (جو ہماری جماعت کے نہیں) بڑے اصرار کے ساتھ ہمارا رسالہ منگواتے ہیں تا کہ اسے اپنے نصاب میں شامل کریں اور اپنی لائبریریوں میں رکھیں۔ بطور نمونہ نائیجیریا کی ایک ایسی ہی درسگاہ ''مرکز محمود للدعوۃ الاسلامیہ'' کے ڈائریکٹر محمود احمد تیجانی کے متعدد خطوط میں سے بعض اقتباسات پیش ہیں۔ لکھتے ہیں:

''براہ کرم ''التقویٰ'' اور دیگر کتب ہمیں ارسال کریں اور کرتے رہیں تا کہ لوگوں کو پتہ لگے کہ مخالفین کا پراپیگنڈہ کہاں تک درست ہے۔

میں آپ کے رسالہ سے کانو یونیورسٹی میں طالب علمی کے زمانہ میں متعارف ہوا تھا۔ میں جب بھی لائبریری جاتا آپ کا مجلّہ پڑھتا۔ اس کے تحقیقی مضامین نہایت ہی اعلیٰ پائے کے ہوتے ہیں۔

براہ کرم اس رسالہ کے باقی شمارے بھی اگر میسر ہوں تو مجھے ارسال کر دیں تا کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تفسیر کی اقساط میرے پاس مکمل ہو جائیں۔ مجھے ان کا ہم نام ہونے پر فخر ہے۔ اسی طرح کلام الامام کا کالم بھی مجھے بہت ہی پسند ہے۔

ہماری درسگاہ کو اس رسالہ کی سخت ضرورت ہے۔ ہم اسے اپنی درسگاہ کی لائبریری میں رکھنا چاہتے ہیں۔

باقی ص 7 پر

عالمی شہرت کے حامل نوبیل لاریٹ

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی انقلاب انگیز کامیابیوں کا سفر

آپ سائنس کا تاج محل پاکستان میں بنانا چاہتے تھے لیکن مجبوراً اٹلی میں تعمیر ہوا

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

عبدالسلام ایک فرد نہیں، ایک تحریک کا نام ہے یہ تحریک ہے علم ودانش کی۔ عمل وجفاکشی کی اور اپنے تہذیبی ورثہ میں جائز فخر کی۔ یہ تحریک ہے دنیا سے غربت وجہالت کو مٹانے کی اور طاقتور ممالک کے ظلم واستحصال کے خلاف جہاد کی۔

پروفیسر عبدالسلام کی شخصیت کے بے شمار پہلو ہیں جن کا احاطہ کرنا مشکل ہے ان کی کامیابیوں کا ایک مختصر ساخاکہ قارئین کے سامنے رکھنے کی کوشش کروں گا۔

شاندار تعلیمی ریکارڈ

آسمان سائنس کا یہ آفتاب 29 جنوری 1926ء کو جھنگ میں پیدا ہوا پہلی کلاس سے آٹھویں تک تعلیم گورنمنٹ سکول جھنگ شہر میں حاصل کی۔ آٹھویں کا امتحان اول پوزیشن کے ساتھ پاس کرنے کے بعد ہائی کلاسز کے لئے انٹرمیڈیٹ جھنگ کالج میں داخلہ لے لیا 1940ء میں میٹرک کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے صرف 14 سال کی عمر میں اعزاز سے پاس کیا اور اس وقت تک پنجاب یونیورسٹی میں ہونے والے میٹرک کے امتحان میں سب سے زیادہ نمبر لینے کا شاندار ریکارڈ قائم کیا۔

ایف اے 600 میں سے 555 نمبر یعنی (92.5 %) نمبر حاصل کر کے اول رہے۔ بی اے 500 میں سے 451 نمبر (92.2 %) لے کر اول پوزیشن حاصل کی ایم اے ریاضی 600 میں سے 573 نمبر (95.5 %) حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔

نوجوان عبدالسلام نے صرف بیس سال کی عمر میں ڈبل ایم اے (ریاضی فزکس) کیا۔ یہ بات بھی کسی اعزاز سے کم نہیں۔

عبدالسلام 1946ء میں ہی انگلینڈ پہنچ گئے اور کیمبرج کے ذیلی ادارے سینٹ جانسن کالج میں تعلیم وتحقیق میں مصروف ہوگئے۔ 1946ء تا 1949ء میں آپ نے ریاضی کا تین سالہ کورس دو سال میں اور بی اے (آنرز) فزکس کا تین سال کا کورس صرف ایک سال میں پاس کیا اور رینگلر بن گئے۔ اس دوران نہایت اعلیٰ پائے کے کئی تحقیقی مقالات تحریر کئے۔ جن کی اہل علم حلقوں میں بہت زیادہ پذیرائی ہوئی۔ اور یوں ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنی ذہانت اور اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

1951ء میں 25 سال کی عمر میں گورنمنٹ کالج لاہور میں ریاضی کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ 1952ء سے 1954ء تک پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ ریاضی کے سربراہ رہے۔

سینٹ جان کالج (کیمبرج یونیورسٹی) نے انہیں فیلو اور انسٹی ٹیوٹ آف ایڈوانسڈ سٹڈی پرنسٹن امریکہ نے رکن منتخب کیا۔

1951ء میں پی، ایچ، ڈی کے لئے سکالرشپ مل گیا ڈاکٹر عبدالسلام نے انگلستان میں کیمبرج جا کر کیونڈش لیبارٹری کو اپنی تدریس وتحقیق کا مرکز بنایا۔ 1952ء میں یونیورسٹی نے انہیں پی، ایچ، ڈی کی ڈگری دی۔ کیمبرج یونیورسٹی نے ریاضی اور فزکس پر ایسی دسترس وقدرت کے شاندار مظاہرے پر انہیں ''اسمتھ پرائز'' سے نوازا۔ یہ اعزاز انہیں پی، ایچ، ڈی کی تکمیل سے قبل دے دیا گیا۔ کام کی تکمیل سے قبل ہی انعام کو پالینا شاید ہی کسی کو نصیب ہوا ہو۔ مگر عبدالسلام کو یہ اعزاز بہرحال حاصل ہوا۔

واپس آ کر ڈاکٹر عبدالسلام دوبارہ گورنمنٹ کالج لاہور میں درس وتدریس میں مصروف ہوگئے۔ مگر یہاں ان کی صلاحیتوں سے استفادہ کرنے والا کوئی نہیں تھا اور حالات کو ناسازگار پاکر 1954ء میں واپس چلے گئے اور کیمبرج یونیورسٹی میں بطور لیکچرار مصروف تدریس وتحقیق ہوگئے۔ ان کے سائنسی نظریات مختلف بین الاقوامی سائنسی جرائد میں اشاعت پذیر ہونے لگے اور ان کی شہرت کو بکو پھیلنے لگی۔

1957ء میں لندن یونیورسٹی کے امپیریل کالج لندن نے نظریاتی طبیعات کے پروفیسر کی حیثیت سے ان کی خدمات حاصل کرلیں۔ اس ادارے سے وہ آخری دم تک وابستہ رہے اور شعبہ ریاضی کے صدر بھی رہے۔

پاکستان میں اعلیٰ سطحی خدمات

ڈاکٹر صاحب 1959ء میں ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان کے مشیر مقرر ہوئے انہوں نے ''پاکستان کے تعلیمی نظام میں بنیادی تبدیلیاں'' کے عنوان سے ایک رپورٹ لکھی 1959ء میں ہی انہیں سائنس کمیشن کا رکن بنایا گیا۔ 1961ء میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو صدر مملکت کا مشیر اعلیٰ برائے سائنس مامور کیا گیا وہ 7 ستمبر 1974ء تک اس حیثیت سے فرائض کی بجا آوری میں مصروف کار رہے اس دوران صدر پاکستان کے عہدہ پر محمد ایوب خاں، محمد یحییٰ خاں اور ذوالفقار علی بھٹو فائز رہے یہ اعزاز کسی اور کو حاصل نہ ہوا کہ تینوں سربراہوں کے سائنسی مشیر رہے ڈاکٹر صاحب کی تجویز پر ہی ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی کو اٹامک انرجی کمیشن کا چیئرمین بنایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کی ہدایات پر کراچی نیوکلیر پلانٹ اور اپلائیڈ فزکس کے متعدد اداروں کی تعمیر وتشکیل کی گئی۔

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر اشفاق احمد نے ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا کہ کس طرح عبدالسلام نے پانچ سو پاکستانی سائنس دانوں اور انجینئروں کے برطانیہ اور امریکہ جانے کا اور نیوکلیئر سائنس میں ٹریننگ کا بذات خود انتظام کیا۔ اور کس طرح عبدالسلام نے اس بات کا انتظام کیا کہ اٹامک انرجی کا سٹاف منسٹری آف سائنس کے اسٹاف سے بہتر تنخواہیں حاصل کر سکے عبدالسلام کے ہاتھوں پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کا پودا جس کی آبیاری اور نگہداشت وحفاظت میں عبدالسلام ہمیشہ سینہ سپر رہا آخر وہ پودا بڑھا اور اس کے برگ وبار ثمر آور ہوئے اور آخر کار وہ ایٹم بم بنانے کے قابل ہوگیا۔

1961ء تا 1964ء تک وہ پاکستان کے خلائی ادارے ''سپارکو'' کے بانی صدر رہے اور نہایت شاندار خدمات سرانجام دیں۔

تھیوری آف یونیفیکیشن اور نوبیل پرائز

ڈاکٹر صاحب کا سب سے بڑا کارنامہ تھیوری آف یونی فیکیشن آف فورسز'' یا گرینڈ یونی فیکیشن تھیوری'' ہے۔ یہ نظریہ چار بنیادی فطری قوتوں میں سے دو قوتوں کو یکجا کرنے سے متعلق ہے اس پر انہیں 1979ء میں دنیائے سائنس کا سب سے بڑا انعام نوبیل پرائز دیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا:-

علم طبیعات کی تخلیق تمام نبی نوع انسان کی مشترکہ وراثت ہے مشرق ومغرب اور شمال وجنوب نے مساوی طور پر اس میں تعاون کیا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

ترجمہ: ''تجھے رحمٰن مطلق کی تخلیق میں کوئی خامی نظر نہیں آتی ہے اس کو بنظر غائر دیکھ۔ کیا کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ بار بار نظر ڈال کر تیری بصارت خیرہ اور پریشان واپس آتی ہے''۔

دراصل تمام ماہرین طبیعات کا یہ ایمان ہے کہ جتنا گہرائی تک ہم سوچیں اتنی ہی ہماری حیرانی فزوں ہو گی۔ اتنی ہی ہماری نگاہ میں خیرگی ہوگی۔

میں طبیعات کو اس لئے پسند کرتا ہوں کیونکہ اس کے ذریعے میں خدائے برتر کے بنائے ہوئے خاکوں کو طشت ازبام کرتا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نظریات

قدرت کے رازوں کو سمجھنے میں ڈاکٹر عبدالسلام کی تحقیقات کا کافی زیادہ اثر ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے بعض مشہور نظریات یہ ہیں۔

1۔ رینارملائزیشن

2۔ دو اجزائی نیوٹرینو کا نظریہ اور پیریٹی (Parity) کی شرط۔

3۔ بنیادی ذرات کی یکسانیت کی صفات۔

4۔ یونٹری سمٹری Unitary Symmetry

5۔ برقی مقناطیسی اور ضعیف نیوکلیر قوتوں کی گیج وحدت کا نظریہ

6۔ ضعیف نیوٹرل کرنٹ ڈبلیو پلس اور ر مائنس ذرات کے متعلق پیش گوئیاں۔

7۔ وحدت

8۔ پروٹان کے زوال پذیر ہونے کی پیش گوئی

9۔ ذراتی طبیعات میں مادی کشش کی قوت کی اہمیت اور اتحاد اعلیٰ۔

10۔ یکسانیت اعلیٰ۔

11۔ بنیادیت کی تلاش۔

آپ کے نظریات پر تحقیق

ڈاکٹر صاحب کے ایک اور نظریے پر میری لینڈ یونیورسٹی میں بڑے مہنگے تجربات ہو رہے ہیں وہ نظریہ کچھ یوں ہے۔

''ارتقاء اپنی جگہ مگر کرۂ ارض پر ایسے حالات کبھی نہ تھے جو حیات پیدا کرتے یعنی حیات کرہ ارض کے باہر سے آئی ہے''۔

متعدد سائنس دانوں کا خیال ہے۔

''اگر تجربات سے یہ نظریہ ثابت ہوگیا تو پورے چار سو برس کی یورپین سائنس میں انقلاب آ جائے گا۔ اور ڈاکٹر عبدالسلام کو نیوٹن اور آئن سٹائن کی صف میں تیسرے سائنس دان کی حیثیت دینی پڑے گی'' اور آپ ایک اور نوبیل پرائز کے حق دار ٹھہریں گے۔

بین الاقوامی پذیرائی اور اعزازات

ڈاکٹر صاحب کو دنیا بھر کی 31 سے زائد سائنسی اداروں کی فیلوشپ دی گئی۔

8 سے زائد اداروں نے ان کی خدمات سے تعلیمی استفادہ کیا۔

اقوام متحدہ نے ڈاکٹر صاحب کی صلاحیتوں سے بہت استفادہ کیا اقوام متحدہ کی طرف سے انہیں متعدد عہدے دیئے گئے جن پر فائز رہتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے اقوام عالم کی بیش بہا خدمات انجام دیں۔

19 سے زائد مختلف میڈلز سے نوازے گئے۔

1959ء میں آپ کو نشان امتیاز دیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب کی سائنسی خدمات کا اعتراف پاکستان کے علاوہ دنیا بھر نے کیا دنیا کے 57 ممالک نے انہیں ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگریاں دیں علاوہ ازیں دنیا کے مختلف ممالک کی 35 یونیورسٹیوں نے انہیں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریوں سے نوازا جو ایک عالمی ریکارڈ ہے۔

طبیعات کے عالمی ادارے کا قیام

آج سے تقریباً چار سو سال قبل مغلیہ فرمانرواں شاہ جہان نے اپنی ملکہ مرحومہ ممتاز کی یاد میں ایک تاج محل تعمیر کیا تھا جس کو دیکھنے کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام کے ذہن میں ایک سائنس کے تاج محل کا نقشہ موجود تھا جس کو انہوں نے اپنے مادر وطن پاکستان میں تعمیر کرنا چاہا تھا مگر یہاں کے تعصب اور سائنسی علوم سے ناواقفی نے تعمیر نہ ہونے دیا۔ آخر ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنا تاج محل اٹلی کے شہر ٹریسٹے کے مقام پر ''نظریاتی طبیعات کے بین الاقوامی مرکز'' کی صورت میں 1964ء میں تعمیر کیا۔ آپ اس کے بانی صدر اور ڈائریکٹر 1964 تا 1996ء رہے۔ اس دوران تیسری دنیا کے ممالک کے 60 ہزار سے زائد سائنسدان اس مرکز سے استفادہ کر چکے ہیں جہاں وہ مختلف ورکشاپس میں سینئر سائنسدانوں اور نوبل لاریٹ سائنسدان کے ساتھ تبادلہ خیالات کرتے ہیں اور ان کی سائنسی تحقیقات سے واقفیت اور تربیت پاتے ہیں۔

آج اہل دین جس سراسیمگی کے عالم میں ہیں اور دنیاوی طاقتوں کے سامنے کسی کو بولنے کی جرأت نہیں ہو رہی اس خطرے کو ڈاکٹر عبدالسلام نے بہت پہلے بھانپ لیا تھا کہ:

''دنیا کے ترقی یافتہ وطاقتور ممالک بڑی عیاری سے پسماندہ ممالک خصوصاً عالم اسلام کا خون چوس رہے ہیں۔ ان ترقی یافتہ ممالک کے امدادی پروگرام۔ ان کے بظاہر فیاضانہ سلوک کے پس پردہ پسماندہ ممالک کا معاشی وسیاسی استحصال سے ترقی یافتہ ممالک نے کبھی بھی دل سے نہ چاہا کہ دنیا سے غربت وافلاس ومعاشی وعلمی ناہمواری دور ہو۔

وہ اس بات کا اظہار انتہائی پر درد الفاظ میں کرتے تھے کہ:۔

''پسماندہ دنیا آج جس بحران سے دوچار ہے اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی حتیٰ کہ نوآبادیاتی دور میں بھی نہیں۔ جب تیسری دنیا کے خام مال پر ترقی یافتہ ممالک کو کامل اختیار حاصل تھا اس دور میں پسماندہ دنیا سے صرف خام مال ہوتا تھا اور آج خام مال کے ساتھ بہترین دماغ بھی۔

وہ اس بات کو مسلسل بیان کرتے رہتے ہیں کہ:۔

عالم اسلام کی فلاح خود اپنے پیروں پر کھڑا ہونے اور گم گشتہ ورثہ کے حاصل کر لینے میں ہے ان کے نزدیک یہ گم گشتہ ورثہ سائنس ہے۔ ڈاکٹر صاحب مسلمانوں کو بار بار ان کی تاریخ یاد دلاتے تھے کہ کس طرح ان کے آباؤ اجداد بلاشرکت غیرے چار سو سال تک دنیائے علم ودانش کے امام رہے اور سائنس کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

ان کے خیال میں ملت اسلامیہ کے زوال کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس نے مغرب میں آنے والے سائنسی انقلاب اور اس کے بطن سے پیدا ہونے والے تکنیکی انقلاب سے خود کو باخبر نہ رکھا اور اس کی طرف سے مکمل بے اعتنائی برتی۔

ڈاکٹر عبدالسلام بڑے اعتماد سے کہتے تھے کہ

ملت اسلامیہ صرف چند دہائیوں میں عالمی برادری میں اپنا کھویا ہوا وقار پھر سے حاصل کر سکتی ہے۔ مسند امامت پر پھر سے فائز ہو سکتی ہے بشرطیکہ وہ علم ودانش کی راہ اپنا لے۔ سائنسی تخلیق کی عرق ریزیوں سے خود کو آشنا کر لے اور ایسے نوجوان سائنس دان پیدا کر لے جو اس فنائی الذات ماحول میں فنا فی الملت ہونے کے لئے آمادہ ہوں۔

آسمان سائنس کا یہ روشن ستارہ ایک لحاظ سے 21 نومبر 1996ء کو غروب ہو گیا مگر اس کے روشن کارنامے ہمیشہ جگمگاتے رہیں گے اور اس عظیم سائنسدان کی یادوں کو منور کرتی رہے گی۔

دانشوروں کا خراج تحسین

ڈاکٹر صاحب کی سائنسی کامیابیوں اور کارناموں پر دنیا بھر کے سائنسدان اور دانشور خراج تحسین پیش کرتے رہے ذیل میں صرف پاکستان کے دو دانشوروں کی رائے پیش ہے۔

1۔ معروف ادیب اور دانشور انور سدید نے ڈاکٹر صاحب کی وفات پر لکھا:۔

''ڈاکٹر عبدالسلام کا تعلق قادیانی فرقے سے تھا۔ جس سے پاکستان کے عامۃ الناس کو اختلاف ہے وہ اپنے عقیدے پر سانحہ ارتحال تک قائم رہے...... خدا نے ان پر سائنس کی بشارتیں اتاریں ان بشارتوں کی صداقت تجربات سے ہوئی اور ان کی سائنسی صداقتوں کو عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا۔ ان کی وفات سے دنیائے سائنس میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ شاید کبھی پر نہ ہو سکے گا''۔

اسی طرح معروف شاعر دانشور جمیل الدین عالی نے لکھا:۔

''اگر ان کا تعلق ایک اقلیتی فرقے سے نہ ہوتا تو آج پاکستان اور دنیائے اسلام میں ان کی پرستش ہو رہی ہوتی''۔

(پاکستان کے نامور سائنسدان ص 179 از خالد محمود وعاصم القمر انٹرپرائزرز اردو بازار لاہور)

جناب جمیل زبیری ریڈیو اسٹیشن کراچی کے پروگرام مینیجر (ریٹائرڈ) نے یادخزانہ کے نام سے اپنی یادداشتیں شائع کی ہیں۔ آپ ڈاکٹر صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

''ان کی شان بے نیازی اور سادگی دیکھ کر میں حیرت زدہ رہ گیا میں زندگی میں بہت کم کسی سے مل کر اتنا متاثر ہوا ہوں۔ جتنا ان سے مل کر ہوا۔ وہ سٹوڈیو میں میرے سامنے بیٹھے تھے۔ مجھ پر کچھ ایسا رعب طاری تھا کہ ان سے بات کرنے کی ہمت نہیں پڑ رہی تھی۔ کچھ ایسا احساس ہو رہا تھا کہ میرے سامنے ایک پہاڑ ہے اور میری حیثیت ایک چیونٹی کے برابر ہے......

اس قوم کی کتنی بڑی بدنصیبی ہے کہ جس کا ایک سپوت دنیا کا مانا ہوا اتنا بڑا سائنس دان ہے وہ مغربی دنیا میں جہاں بھی جاتا ہے لوگ اسے سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں مگر جب وہ اپنے ملک میں آتا ہے تو ہمارا مولویوں کا طبقہ اخباروں میں اس کے خلاف بیان بازی کرتا ہے اور انہیں واپس بھجوانے کے نعرے لگاتا ہے۔ ان کی خطا یہ ہے کہ وہ ایک قادیانی گھرانے میں پیدا ہوئے لیکن علم ودانشوری مذہب نہیں دیکھتی خدا جس کو چاہتا ہے عقل وسمجھ عطا کرتا ہے۔ ہمیں تو اس بات کی بڑی قدر کرنی چاہئے کہ جب انہیں نوبیل انعام ملا تو وہ پاکستانی لباس پہن کر انعام وصول کرنے گئے اور اپنے آپ کو فخر سے پاکستانی کہا اور ہم انہیں فخر پاکستان کہنے کی بجائے ان پر لعن طعن کرتے رہتے ہیں''۔

(یادخزانہ ص 277-278)

رپورٹ: آغا یحییٰ خان مربی سلسلہ سویڈن

گوتھن برگ میں کتب کے عالمی میلہ میں

جماعت احمدیہ سویڈن کی شمولیت

سویڈن جو خوبصورت جھیلوں کا ملک ہے اس میں سال میں ایک مرتبہ کتب کا ایک عالمی میلہ لگتا ہے جس میں تمام دنیا سے کتب پڑھنے اور خریدنے کے شوقین کھنچے چلے آتے ہیں اور اپنی من پسند زبان میں کتب خریدتے ہیں۔ امسال گوتھن برگ سویڈن میں انٹرنیشنل بک فیئر 19 سے 22 ستمبر تک منعقد ہوا۔

خاکسار کے ساتھ مکرم عامر منیر چوہدری صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سویڈن اور مکرم نصیر الحق صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ اور دیگر مخلصین جماعت نے بھرپور تعاون کرتے ہوئے اپنے سٹال کو دیدہ زیب بنایا اور سٹال پر حضور پرنور کے روح پرور خطابات کو دکھا کر آنے والے مہمانوں میں MTA کو متعارف کرایا۔ خاکسار اور عامر منیر چوہدری صاحب مسلسل چاروں دن سٹال پر موجود رہے اور آنے والوں کو جماعت کا تعارف بھی کراتے رہے اور ان کے بعض سوالات کے تسلی بخش جوابات بھی دیتے رہے۔

سٹال پر انصار، خدام اور لجنہ اماء اللہ نے چاروں دن ڈیوٹیاں دیں۔ آنے والے مہمانوں کو جماعت کا تعارف کرایا اور 4750 کرونز کا لٹریچر کی فروخت کرنے کے علاوہ جماعتی تعارف کے بارہ میں اور جہاد کی حقیقت کے بارہ میں لٹریچر کثیر تعداد میں تقسیم کیا۔ ہماری حوصلہ افزائی کے لئے مکرم نیشنل امیر صاحب بھی گاہے بگاہے سٹال پر تشریف لاتے رہے۔ ایک دہریہ نے اپنے سوالوں کے تسلی بخش جواب پا کر کہا کہ جس دین کو آپ کی جماعت پیش کرتی ہے اسے ہمیں تسلیم کرنا ہی پڑے گا۔

کتب کی اس نمائش کے آخری روز ہماری درخواست پر نمائش کی مدار المہام آنا فالک (Anna Falk) ہمارے سٹال پر تشریف لائیں۔ محترم امیر صاحب نے انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تصنیف ``Islam`s Response to Contemporary Issues`` اور حضرت مسیح موعود کی مبارک تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی کا سویڈش ترجمہ اور جہاد کے بارہ میں دینی تعلیم پر مشتمل پمفلٹ پیش کیا جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ وصول کیا۔

دنیا کے 30 ممالک کے نمائندگان اور مصنفین نے اس نمائش میں حصہ لیا اور 750 کمپنیوں نے شمولیت کی۔ 1076 اخبار نویس شامل ہوئے 760 تقاریر ہوئیں اور ایک لاکھ پندرہ ہزار افراد نے اس نمائش سے استفادہ کیا۔

خدا کرے کہ اس نمائش کے نتیجہ میں ہونے والے رابطے ثمر آور ہوں اور اللہ تعالیٰ ان سب کو جنہوں نے نمائش کو کامیاب بنانے کی سعی بلیغ کی اجر عظیم عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 6 دسمبر 2002ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ایف ایس سی میں داخلہ لینے والے طلبہ کیلئے مشورہ

میٹرک کے امتحانات کے بعد طلباء وطالبات کالج میں داخلہ کیلئے مختلف گروپس کا چناؤ کرتے ہیں اس سلسلہ میں میڈیکل کالج یا فارمیسی میں داخلہ حاصل کرنے کیلئے F.Sc میں بیالوجی پڑھنا لازمی ہے اس کے علاوہ آئندہ انجینئرنگ میں داخلہ کے علاوہ مزید میدان بھی نظر میں ہوں تو زیادہ بہتر ہے کہ پری انجینئرنگ گروپ (فزکس، میتھ، کیمسٹری) کا انتخاب کیا جائے۔ F.Sc میں کمپیوٹر سائنس گروپ رکھنے والے آئندہ کمپیوٹر سائنس اور اکاؤنٹنگ میں تو جاسکتے ہیں لیکن انجینئرنگ کا رخ نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ طلبہ جن کے ذہن میں آئندہ زیادہ فیلڈز ہیں ان کیلئے پری انجینئرنگ گروپ اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اسماعیل مبشر صاحب ایڈیشنل ناظم اصلاح وارشاد ضلع لاہور لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد یوسف ناصر صاحب واقف زندگی سابق کارکن تحریک جدید بعمر ہارٹ اٹیک مورخہ 19/ اپریل 2003ء کو وفات پا گئے۔ مورخہ 23/ اپریل بروز سوموار ان کی نماز جنازہ بعد از نماز ظہر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی اور عام قبرستان میں بعد از تدفین انہوں نے ہی دعا کروائی۔ آپ نے نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے تحت اپنی آنکھوں کے عطیہ کی وصیت نامہ پر کر رکھا تھا جس کے تحت اسی روز رات کے وقت ایسوی ایشن کی ٹیم نے مکرم ڈاکٹر صداقت احمد صاحب' کی زیر نگرانی آنکھوں کا عطیہ حاصل کیا۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ نفیسہ مظفر صاحبہ، خاکسار محمد اسماعیل مبشر، عقیلہ تنویر صاحبہ، حافظ مظفر عمران صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ جرمنی، مکرم منور لقمان صاحب معروف قومی تیراک، نبیلہ ہما صاحبہ، مدثر عثمان صاحب واپڈا اسلام آباد۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور جملہ لواحقین کیلئے صبر جمیل ملنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم عدنان مامون احمد صاحب ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 4/اپریل 2003ء بروز جمعۃ المبارک بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور نے بچے کا نام ذیشان عطا فرمایا۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم شیخ مامون احمد صاحب زعیم اعلیٰ بیت الاحد ابن مکرم مولانا شیخ عبدالواحد صاحب مرحوم سابق مربی سلسلہ چین، ایران وفیجی کا پوتا ہے اور مکرم سمیع اللہ قمر صاحب مربی سلسلہ زمبابوے کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے اور صحت وسلامتی والی درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم طاہر احمد سندھو صاحب کارکن گلشن احمد نرسری کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 23/اپریل 2003ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے "تحمیدہ طاہر" عطا فرمایا تھا اور وقف نو میں بھی قبول فرمایا۔ نومولودہ مکرم چوہدری عنایت علی سندھو صاحب گجرات حال دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ کی پوتی اور مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب مرحوم بھاگووال سیالکوٹ کی نواسی ہے۔ بچی کے نیک صالحہ اور خادمہ دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ضرورت مند طلباء

غریب مستحق اور نادار طلباء وطالبات کی مالی امداد کے لئے شعبہ امداد طلباء صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بآمد شعبہ ہے۔ جو کہ نظارت تعلیم ربوہ میں قائم ہے۔ یہ شعبہ غریب مستحق اور ضرورت مند طلباء کی مالی اعانت کرتا ہے۔ اس وقت سینکڑوں طلباء وطالبات اس شعبہ کی مالی اعانت سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ روزمرہ کی بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے تعلیمی اخراجات بہت زیادہ ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس وقت اس شعبہ پر بہت زیادہ بوجھ ہے۔ اس شعبہ کے اخراجات مخیر احباب کے عطیات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت سے پرزور درخواست ہے کہ اس شعبہ کی بڑھ چڑھ کر مالی اعانت فرمائیں۔ تاکہ مستحق اور ضرورت مند طلباء تعلیم کے نور سے منور ہو سکیں۔ امداد کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نظارت تعلیم

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	26-اپریل	زوال آفتاب	12-06
ہفتہ	26-اپریل	غروب آفتاب	6-47
اتوار	27-اپریل	طلوع فجر	3-56
اتوار	27-اپریل	طلوع آفتاب	5-25

وردی میں رہنا ضروری ہے صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ میرا وردی میں رہنا فوج اور عوام میں یکجہتی برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہے۔ ہاں میں اس بات سے متفق ہوں کہ صدر اور آرمی چیف ایک نہیں ہونا چاہئے۔ فوج اور سویلین کے درمیان یکجہتی نہ ہوئی تو اس کے خطرناک نتائج ہو سکتے ہیں۔ یہ بات انہوں نے پاکستان بھر سے آئے ہوئے اخبارات ورسائل مدیران اور ممتاز کالم نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ تاہم صدر مشرف نے اپنی گفتگو کے دوران اس بات کا اشارہ دیا کہ وہ کسی وقت وردی اتار سکتے ہیں لیکن اس کیلئے فریم ورک نہیں دے سکتے۔ یہ معاملہ میری صوابدید پر چھوڑ دیا جائے۔ ایل ایف او آئین کا حصہ بن چکی ہے۔ اس کی عدالت عظمیٰ نے بھی توثیق کی ہے۔ اپوزیشن کو اختلاف ہے تو پارلیمنٹ میں بل پیش کرے۔ سابق وزیر اعظم نواز شریف کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ نواز شریف مجھ سے بھیک مانگ کر گئے ہیں وہ واپس نہیں آسکتے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ موجودہ اسمبلیاں اپنی پانچ سالہ مدت پوری کریں گی۔

مشرف نے واجپائی کی دعوت کا خیر مقدم کیا بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کی طرف سے پاکستان کے ساتھ مذاکرات کی دعوت کا جنرل مشرف نے خیر مقدم کیا ہے انہوں نے کہا کہ کسی ایک ملک کی جیت کا سوال نہیں یہ مسئلہ کی جیت ہوئی ہے۔ دوسری طرف واجپائی نے کہا ہے کہ ہم پاکستان کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں۔

طالبان لیڈر واپس کر دینگے جنرل مشرف نے اس سوال کے جواب میں کہ حامد کرزئی نے پاکستان سے طالبان راہنماؤں کا مطالبہ کیا ہے تو اس بارے میں انہوں نے کہا کہ جو کوئی افغان غیر قانونی طور پر پاکستان میں رہ رہے ہیں خواہ طالبان ہوں یا القاعدہ کے ممبران یہ ہم ڈھونڈ کر واپس کرینگے انہیں پاکستان میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ افغانستان ایک آزاد ملک ہے اس کے ساتھ ہماری تجارت اور تعلقات ناگزیر ہیں اس لئے ایک دوسرے کی سلامتی کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔

زرمبادلہ کے ذخائر دس ارب سے بڑھ گئے پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر ریکارڈ طور پر دس ارب ڈالرز سے بڑھ گئے ہیں۔

پینٹ شرٹ غیر شرعی لباس ہے سرحد اسمبلی کی قرارداد سرحد اسمبلی میں تعلیمی اداروں میں پینٹ شرٹ ختم کر کے اس کی جگہ شلوار قمیض کو یونیفارم کے طور پر رائج کرنے کی قرارداد منظور کر لی گئی۔ اپوزیشن نے ہنگامہ کیا اور واک آؤٹ کر دیا۔ مجلس عمل کے رکن کی طرف سے قرارداد میں کہا گیا تھا کہ پینٹ شرٹ غیر شرعی لباس اور غلامی کی علامت ہے۔ سپیکر نے کہا کہ اسمبلی کے اندر قائداعظم کی پینٹ شرٹ والی تصویر اتار دیں گے۔ سینئر وزیر سراج الحق نے کہا کہ پینٹ شرٹ غیر شرعی لباس نہیں ہے۔

فرانس کو سزا دی جائے گی امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے اپنے فرانسیسی ہم منصب کو سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکی دی ہے اور کہا ہے کہ اسے ایسی سزا دی جائے گی جسے وہ واضح طور پر محسوس کرے گا۔ امریکی ذرائع کے مطابق فرانس کو نیٹو اور اقوام متحدہ سمیت امریکی حمایت یافتہ تمام بین الاقوامی فورموں میں تنہا اور غیر مؤثر کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔

ایرانی ایٹمی تنصیبات کا معائنہ فرانس نے کہا ہے کہ ایران اپنی ایٹمی تنصیبات کے لامحدود معائنے کی اجازت دے۔

ترکی میں حجاب پر تنازع ترکی میں وزیر اعظم اور سپیکر کی بیگمات کے حجاب پر تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ فوجی سربراہوں اور حزب اختلاف کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ جن تقریبات میں یہ خواتین سکارف پہن کر آئیں گی۔ ہم بائیکاٹ کریں گے۔

صدام کے مزید 4 ساتھی گرفتار امریکی فوج نے عراقی ائر چیف سمیت صدام حسین کے مزید 4 ساتھی گرفتار کر لئے ہیں۔ باقی صفحہ 8 پر

بقیہ صفحہ 4

خاکسار خود بھی طلباء اساتذہ اور دوست احباب کے سامنے احمدیت کی حقیقی شکل پیش کرتا رہتا ہے۔"

چین کے صوبے قانسو کے شہر لانچو (Lanzhou) میں ایک دینی درسگاہ المدرسہ العربیہ بلانشتو کے پرنسپل لکھتے ہیں:

"ہمارا یہ دینی مدرسہ 10 سال سے قائم ہے جو یہاں کے مسلمانوں کی ذاتی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس میں 200 سے زائد طلبہ وطالبات ہیں اور 5 کلاسز ہیں۔ اس کے اکثر اساتذہ برائے نام گذارہ لیتے ہیں۔ اب تک کئی طلباء فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ براہ کرم اپنا یہ مشہور رسالہ ہمارے مدرسے کے نام جاری کر کے ہماری مدد کریں اور ہمیشہ ہمیں بھیجتے رہیں۔"

بقیہ صفحہ 7 **امریکی قیادت بغداد کیلئے**

موزوں میئر کی تلاش کر رہی ہے۔ امریکہ نے عراق سے تیل نکالنا شروع کر دیا ہے۔ گیس بھی نکالی جارہی ہے۔ جبکہ بغداد میں امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے عراق پر قبضے کے خلاف ایک بڑا مظاہرہ کیا گیا۔

ایران کو وارننگ امریکہ نے ایران کو انتباہ کیا ہے کہ عراق میں مداخلت نہ کرے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے اس الزام کو مسترد کر دیا ہے۔ امریکہ نے مجاہدین خلق کے ساتھ جنگ بندی کا سمجھوتہ کر لیا ہے اور انہیں ایران کے خلاف مسلح جدوجہد کی اجازت دے دی ہے۔ جبکہ امریکی فوج نے عراق ایران سرحد کے ساتھ گشت شروع کر دیا ہے۔ ایران نے کہا ہے کہ امریکہ ڈیڈ لائن عبور نہ کرے۔

سارس 27 ممالک میں پھیل گئی پراسرار

بیماری سارس نے دنیا کے 27 ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ 4200 افراد اس بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں جبکہ 260 لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ پاکستانی انٹری پوائنٹس پر ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے عالمی ادارہ صحت نے بیجنگ اور ٹورانٹو کو "نو گو زونز" قرار دے دیا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم احمد حبیب صاحب گل لاہور میں بغرض وصولی اشتہارات کے دورہ پر ہیں۔ ایسے احباب جو اخبار الفضل میں اشتہار دینا چاہتے ہوں وہ بیت الذکر دہلی گیٹ میں ان سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ نیز وصولی و بقایاجات کیلئے جملہ احباب سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
نیشنل الیکٹرونکس
ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر سپلٹ AC وِنڈو AC واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، پیل ویوز، فلپس ایل جی سام سنگ سپرایشیاء۔ اٹلس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

معلمین کلاس وقف جدید میں داخلہ

امسال معلمین وقف جدید کی کلاس ستمبر میں شروع ہو گی۔ ایسے احمدی نوجوان جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور خدمت دین کا جوش اور جذبہ رکھتے ہوں۔ اپنی زندگی بطور معلم وقف جدید وقف کریں۔ اور رزلٹ آنے تک اس سلسلہ میں اپنی تیاری جاری رکھیں۔ قرآن مجید ناظرہ تلفظ کے ساتھ۔ عام دینی معلومات اور کتب حضرت مسیح موعود کا مطالعہ جاری رکھیں۔ اپنی درخواست صدر جماعت کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کے نام ارسال کریں۔ نتیجہ نکلنے پر حاصل کردہ نمبروں سے دفتر کو آگاہ فرمادیں۔ کوائف:۔ نام۔ ولدیت۔ مکمل پتہ۔ دینی تعلیم۔ صدر صاحب کی تصدیق۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
حسن نکھار کریم
تیار کردہ ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

سستے کپڑے کی دوکان
Fix Price
اقصیٰ فیبرکس
پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں
اقصیٰ مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے۔
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ وائٹن روڈ۔
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
موبائل: 0300-4810882

چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

ELLERY THAT STANDS OUT.
h. Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174